بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

تبیان القرآن

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

ہفتم

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی - ۳۸

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)

۳۸ - اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد ہشتم

النور تا القصص

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی' فاضل علومِ شرقیہ
مطبع : رومی پبلیکشنز اینڈ پرنٹرز' لاہور
الطبع الاوّل : ذوالعقدہ 1425ھ / جنوری 2004ء
الطبع الثانی : ذوالحجہ 1426ھ / جنوری 2005ء

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے ساتر اور حجاب بنایا اور نیند کو راحت بنایا اور دن کو

النَّهَارَ نُشُورًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ

اٹھنے اور کام کرنے کے لیے بنایا O اور وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے بشارت دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے

رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً

اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا O تا کہ ہم اس پانی سے مردہ شہر کو

مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ

زندہ کریں اور وہ پانی اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلائیں O اور بے شک ہم نے اس پانی کو

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ فَأَبٰى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿۵۰﴾

ان کے درمیان گردش دی تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا اور ہر رویہ کا انکار کر دیا O

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک عذاب سے ڈرانے والا بھیج دیتے O سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور

جَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا

اس قرآن کے ذریعہ ان سے بڑا جہاد کریں O اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا کر جاری کر دیئے یہ

عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا

نہایت شیریں ہے اور یہ کھاری (اور) کڑوا ہے اور ان کے درمیان ایک (قدرتی) حجاب

وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

اور روکی ہوئی آڑ ہے O اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اس

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُونَ

کے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اور آپ کا رب قدرت والا ہے O اور وہ اللہ کو چھوڑ کر

انسانوں کو پلائیں O اور بے شک ہم نے اس پانی کو ان کے درمیان گردش دی تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا اور ہر رویہ کا انکار کر دیا O (الفرقان: ۵۰-۴۹)

مختلف علاقوں میں بارش نازل فرمانے کے متعلق احادیث

امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل آسمان سے پانی کا جو بھی قطرہ نازل کرتا ہے اس سے زمین میں کوئی سبزہ پیدا ہوتا ہے یا سمندر میں کوئی موتی پیدا ہوتا ہے۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۵۲۴۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہر آنے والے سال میں گزشتہ سال سے زیادہ بارش ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ بارش کو اپنے بندوں پر مختلف علاقوں میں گردش دیتا رہتا ہے۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۵۲۴۷)

قتادہ الفرقان: ۵۰ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں بے شک اللہ عزوجل نے اس رزق کو اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور وہ اس رزق کو بندوں کے درمیان گردش میں لاتا رہتا ہے۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۵۲۵۰)

بارش کے نظام میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت پر دلیل

اس آیت میں فرمایا ہے ہم نے اس عمل کو بار بار دہرایا ہے اور مختلف علاقوں میں اس عمل کو جاری کیا ہے' اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ ہم نے مختلف علاقوں میں بارش کو نازل کیا ہے اور اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم نے بارش نازل کرنے کے ذکر کو قرآن مجید میں مختلف سورتوں میں بار بار ذکر فرمایا ہے تا کہ اگر لوگ غور کریں تو ان پر منکشف ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف علاقوں میں پانی کی بہم رسانی کے لئے جو بارش کا انتظام کیا ہوا ہے یہ انتظام ہی اللہ تعالیٰ کے واحد رب العالمین ہونے کی دلیل ہے' چونکہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے تمام جہان والوں کو رزق پہنچانا ہے اس لیے وہ صرف ایک علاقے میں بارش نازل نہیں کرتا بلکہ وقفہ وقفہ سے تمام علاقوں میں بارش نازل فرماتا ہے' پھر اس میں بھی یہ حکمت کارفرما ہے جن علاقوں کی زمین میں جس جنس کی پیداوار کی صلاحیت ہوتی ہے اور اس کو جتنی بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر اتنی بارش نازل فرماتا ہے' پھر بارش کے ذکر میں حشر ونشر پر بھی دلیل ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال جب بارشیں ہوتی ہیں تو اسی زمین سے برساتی مینڈک اور دوسرے برساتی حشرات الارض پیدا ہو جاتے ہیں پھر بارشیں ختم ہونے کے کچھ عرصہ بعد وہ اسی زمین میں مرکھپ جاتے ہیں اور دوسرے سال بارشوں کے موسم میں پھر پیدا ہو جاتے ہیں' اور موت کے بعد حیات' اور حیات کے بعد موت کا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہتا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ ان برساتی جانوروں کو ہر موسم میں موت کے بعد زندہ کرتا رہتا ہے اسی طرح وہ انسانوں کو بھی موت کے بعد زندہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک عذاب سے ڈرانے والا بھیج دیتے O سو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور اس قرآن کے ذریعہ ان سے بڑا جہاد کریں O (الفرقان: ۵۲-۵۱)

جہاد کبیر کا معنی

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ہر بستی اور ہر شہر میں ایک رسول بھیج دیتے جو ان کو کفر اور نافرمانی کرنے پر اللہ کے عذاب سے ڈراتا' جیسا کہ ہم نے مختلف علاقوں میں بارشیں نازل کی ہیں اور مادی رزق کی فراہمی کے متعدد ذرائع بنا دیے ہیں' اسی طرح ہم چاہتے تو روحانی رزق کے بھی متعدد وسائل بنا دیتے اور آپ سے تبلیغ دین کی مشقت کا بوجھ کم کر دیتے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ آپ کو تمام جہانوں کے لئے نذیر بنایا اور جس طرح ایک آفتاب تمام کائنات کو روشن کرنے کے

ہے اسی طرح صرف آپ کی تنہا ذات تمام جہانوں کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔
اور یہ جو فرمایا کہ آپ اس قرآن کے ذریعہ ان سے بڑا جہاد کریں اس کا ایک محمل یہ ہے کہ آپ قرآن سے ان کے سامنے دلائل پیش کریں یا اسلام کی حقانیت پر ان کے سامنے دلائل پیش کریں' بعض علماء نے کہا تلوار سے ان کے خلاف جہاد کریں' لیکن یہ معنی بعید ہے' کیونکہ یہ سورت مکی ہے اور جہاد مدینہ میں شروع ہوا تھا۔
جہاد کبیر کا معنی یہ ہے کہ تبلیغ دین کے لیے مسلمان اپنی تمام توانائیوں اور تمام مساعی کو بروئے کار لے آئیں اور اسلام کو سربلند کرنے کے لیے تمام ذرائع اور وسائل کو داؤ پر لگا دیں اور جس جس محاذ اور مورچے پر دشمن کی طاقتیں کام کر رہی ہوں اپنی تمام قوتوں کو وہاں صرف کر دیں اور جان و مال' زبان و قلم اور اسلحہ اور مادی آلات کے ساتھ کفار کے خلاف جہاد کریں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا کر جاری کر دیئے یہ نہایت شیریں اور یہ کھاری (اور کڑوا) ہے' اور ان کے درمیان ایک (قدرتی) حجاب اور ایک روکی ہوئی آڑ ہے ○ (الفرقان: ۵۳)

مرج اور حجرا محجورا کا معنی

مرج کا معنی ہے ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانا اور اس کا معنی ہے دو چیزوں کے درمیان تخلیہ کرنا' مرج البحرین کا معنی ہے دو سمندروں کے درمیان تخلیہ کرنا' ثعلب نے کہا مرج کا معنی ہے جاری کر دیا اور مرج البحرین کا معنی ہے دو سمندروں کو جاری کر دیا' اور حجرا محجورا کا معنی ہے ان دو سمندروں کے درمیان ایک ستر اور حجاب رکھ دیا' جو ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملنے اور مختلط ہونے سے مانع ہے' البرزخ کا معنی ہے حاجز اور الحجر کا معنی ہے مانع۔
حسن بصری نے کہا اس سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن جز ۱۳ ص ۵۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت' ۱۴۱۵ھ)
سمندر میں کھارے اور میٹھے پانی کا اجتماع عموماً ایسے مقامات پر ہوتا ہے جہاں سمندر میں دریا کا پانی آ کر گرتا ہے۔ ایک جگہ دریا کا میٹھا پانی ہوتا ہے اور اس سے متصل سمندر کا کھاری پانی ہوتا ہے اور یہ دونوں پانی ایک دوسرے سے خلط ملط نہیں ہوتے' اسی طرح سمندر کے بعض مقامات پر میٹھے پانی کے چشمے ہیں وہاں بھی یہ صورت ہے کہ سمندر میں ایک مقام پر کھاری پانی ہے اور دوسرے مقام پر میٹھا پانی ہے یہ دونوں پانی متصل ہیں اور ایک دوسرے سے خلط ملط نہیں ہوتے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا' پھر اس کے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اور آپ کا رب قدرت والا ہے ○ (الفرقان: ۵۴)

پانی اور بشر کی تفسیر

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اس پانی سے مراد وہ پانی ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو گوندھ کر ان کا خمیر تیار کیا گیا تھا تاکہ وہ پانی بشر کی اصل اور اس کا مادہ ہو اور وہ پاک مٹی سے مل کر مختلف شکلوں کو قبول کرنے کی استعداد اور صلاحیت رکھ سکے' اس بنا پر اس پانی سے مراد معروف پانی ہے اور بشر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں' اور بشر پر تنوین تعظیم کی ہے اور ''من'' ابتدائیہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے پانی سے ایک عظیم بشر کی خلقت کی ابتداء کی۔
اور اس کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ پانی سے مراد نطفہ ہے اور بشر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہے۔
اس کے بعد فرمایا: پھر اس کے لیے نسب اور صہر (سسرال) کا رشتہ بنایا۔ یعنی انسان کی دو قسمیں کر دیں' ایک قسم وہ مرد ہیں جن کی طرف ان کو منسوب کیا جاتا ہے مثلاً انسان کے آباء اور دوسری قسم اس کے اصہار ہیں جن سے عورتوں کی وجہ سے رشتے قائم ہوتے ہیں جیسے اس کی بیوی کا باپ یا اس کی بیوی کی ماں وغیرہ۔